E-ISSN: 2706-8927
P-ISSN: 2706-8919
www.allstudyjournal.com
IJAAS 2020; 2(3): 676-677
Received: 23-05-2020
Accepted: 26-06-2020

Dr. Shahnaj Ara
Guest Teacher,
Department of Urdu,
Dr. L.K.V.D. College, Tajpur,
Samastipur, Bihar, India

Corresponding Author:
Dr. Shahnaj Ara
Guest Teacher,
Department of Urdu,
Dr. L.K.V.D. College, Tajpur,
Samastipur, Bihar, India

قرۃ العین حیدر بحیثیت افسانہ نگار

Dr. Shahnaj Ara

مقدمہ

قرۃ العین حیدر اردو افسانے کی ایک بہت ہی محترم اور قدآورشخصیت کا نام ہے۔ ان کا مطالعہ بے حد وسیع،عمیق اور کثیر الجہات ہے۔ قدیم تہذیب،تاریخ،مذہب ،ادب اوراساطیر پران کی گہری نظر ہے۔چنانچہ اپنے فکر وفن کی تعمیر وتشکیل کے لئے انہوننے تمام سر چشمونسے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ان کے یہاں خیالات کی فراوانی ہے اور اپنا ایک منفرد اور مہذب اسلوب بھی ہے۔جس کی بدولت وہ دور ہی سے پہچان لی جاتی ہیں۔اردو کی خواتین افسانہ نگاروں میں تو وہ سر فہرست ہیں ہی ،مردافسانہ نگاروں میں بھی شاید ہی کوئی ان کا مد مقابل ثابت ہو سکے۔ بحیثیت افسانہ نگار وہ موجودہ صدی کی تیسری دہائی میں منظر عام پر آئیں۔ابتدا میں ان کا بھی تعلق ۳۶ ء ؁ میں ابھرنے والوں کا تسلط تھا۔ لیکن انہوں نے کسی سیاسی جماعت کی پابندیوں کو گوارا نہیں کیا۔ اور اپنی آپ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور آج وقت وحالات نے ثابت کر دیا کہ انہوں نے اپنے ادبی مستقبل کے بارے میں بہت صحیح فیصلہ کیا تھا۔ نئے افسانہ نگارونمیں منٹو،کرشن چندر،بیدی اور اختر اورینوی یہ چاروں اردو کے قدرِ اول کے افسانہ نگار ہیں، ان کے فنی کارناموں کی عظمت میں کسی شبہ کی کنجائش نہیں۔قرۃ العین نے بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی افسانہ نگاری شروع کی۔ مگر انہوں نے جو وسیع و عریض دنیائے فن تخلیق کی وہاں تک ان چاروں میں سے کسی کی رسائی نہیں ہو سکی۔ لہٰذا یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ قرۃ العین کا نظامِ فن یقیناً ان سبھوں سے زیادہ بالیدہ اور مرکب و مبسوط ہے۔

قرۃ العین حیدر کے تجربات زیادہ وسیع اور متنوع ہیں۔ انہوں نے بر عظیم ہندو پاک اور بنگلہ دیش سے آگے بڑھ کر یورپ کی زندگی کو بھی اپنا موضوع بنایا ہے۔ اور بین الاقوامی سطح پر عصرِ حاضر کے متعدد اہم مسائل کو بھی مد نظر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ ماضی سے حال تک وقت کا جو بسیط احساس قرۃ العین کے یہاں ہے وہ اردو کے کسی دوسرے افسانہ نگاروں کو میسر نہیں ۔ اقدار حیات اور تہذیب انسانی کے ساتھ انکی مالی تنگی بھی سب سے زیادہ ہے۔ فسفیانہ تخیل اور عالمانہ واقعیت میں بھی وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ اس طرح قرۃ العین نہ صرف ایک عظیم الشان تہذیب کی مرقع نگار ہیں بلکہ بر عظیم کی جنگِ آزادی اور اس کے نتائج کی روداد نویس بھی۔ الغرض آج اردوکاکوئی بھی افسانہ نگار زندگی کے مواد کا اس وسعت اور گہرائی کے ساتھ احاطہ نہینکرتا جو قرۃ العین کے فن مینپائی جاتی ہے۔

قرۃ العین کی زندگی ہندو پاک اور یورپ کی اونچی اور نٹلکچویل ساسائٹی میں گزاری ہے۔ اسے انہوں نے صرف دیکھا نہیں برتا ہے۔ انہیں اودھ کی تہذیب ہندو مسلم مشترکہ ثقافت کی اقدار سے عشق ہے۔ وہ نئی مغرب اور تہذیب اور موجودہ سرمایہ دارانہ معاشرے میں جہدِ معاش کی بے رحمی و خود غرضی سے پوری طرح واقف ہیں۔ چنانچہ ان کی کہانیوں میں بھی یہی فضا ملتی ہے۔

”ستاروں کے آگے“ ، ”شیشے کاگھر“ ، ”پت جھر کی آواز“ ، ”روشنی کی رفتار“ ، یہ ان کے چار افسانوی مجموعے ہیں۔ جن میں تقریباً پچاس افسانے شامل ہیں ۔پہلے مجموعے کے نام سے مثالیث پسندی اور اس کی تمام خوابناکیوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس میں شامل افسانوں پر جنگِ عظیم ثانی کی ہیبتناکیاں چھائی ہوئی ہیں۔ اور ستاروں سے آگے اپنی منزل تلاش کرنے والے متعدد کردار محاذِ جنگ پر لقمۂ اجل بن کر اپنے پیچھے درد وغم کی ایک داستان چھوڑجاتے ہیں۔ دوسرے مجموعہ (شیشے کا گھر) کانام بھی علامتی ہے۔ اس میں جلا وطنی اور ہجرتوں کے نتیجے میں پیش آنے والے احوال بیان ہے۔ اور انسانی رشتوں

کے انہدام کا مرثیہ ہے۔اس مجموعہ کا ایک افسانہ "جہاں پھول کھلتے ہیں" مصنفہ کی مخصوص فکر و فن کی نشاندہی کرتا ہے۔"پت جھرکی آواز" یہ نام بھی علامتی ہے۔جو زندگی کے زوال اور انتشار کی طرف اشارے کرتا ہے۔ خواہ وہ فرد کی زندگی ہو یا سماج کی ۔ اس مجموعے کو دو افسانے" جلا وطن" اور ہاؤ سنگ سوسائٹی" کو ہم معاشرتی دستاویز بھی کہ سکتے ہیں۔ یہ افسانے اپنے فن پاروں میں شمار ہوں گے۔ "ـجلاوطن" ہندو مسلم مشترکہ کلچر کے تناظر میں ہے۔ اور ہاؤسنگ سوسائٹی نئی سیاست ویسٹ اور نئی تہذیب سب پر ایک زبردست طنز ہے۔ "روشنی کی رفتار" میں اٹھارہ افسانے شامل ہیں۔ یہ سب کے سب جدید شعری ہیئت کے حامل ہیں۔ میرے خیال میں قرۃ العین کے وہ افسانے جو اپنے موضوع اور فنی برتاؤ دونوں اعتبار سے فن کے شاہکار نمونے ہیں ان میں یاد کی دھنک جلے۔ ڈائن والد، قلندر، فوتو گرافر، لکر بگھے کی ہنسی، حسب نسب، جلا وطن، ہاؤ سنگ سوسائٹی، آئینہ فروش، شہر کوراں، ملفوظات حاجی گل باباروشنی کی رفتار،فقیرون کی پہاڑی، نظارہ درمیان ہے، سکریٹری، دوسیاح اور یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے کے نام لئے جا سکتے ہیں۔

قرۃ العین حیدرکے افسانوں میں جو کردار ملتے ہیں وہ متوسط، بالائی متوسط یا اونچے طبقے ہوتے ہیں، برطانوی ہند کا ـــہو تو، زمیندار، راجے رانیاں، ما بعدآزادی، برّ ِ صغیر کی سوسائٹی میں ہائی کلاس انٹلکچویل، پروفیسر، انجینئر، ڈاکٹر سول سروس کے عہدہ دار بزنس میگنٹ، فن کار، نچلے طبقے کے افراد بھی سماجی ترقی کی سیڑھیاں چڑھنے اور گرنے میں منہمک نظر آتے ہیں۔ ان کے یہاں کمیونسٹ اور انقلابی بھی اونچے طبقے ہی کے نظر آتے ہیں۔

قرۃ العین حیدر کے ہر افسانے کا اسلوب جدا، تکنیک الگ اور موضوع تو برتنے کا سلیقہ منفرد ہے۔ ان کے اسلوب کو توانائی، زبان پر ان کی قدرت، موضوع سے ان کی واقفیت مسائل سے ان کے ذاتی تعلق اور تاریخ و تہذیب سے ان کے وسیع مطالعے نے دی ہے۔